لقب اہلسنت و جماعت (سنی)

ہم اہلسنت و جماعت کے 2 تعارف ہیں۔

1۔ مسلمان [کفار کے سامنے]

2۔ سنی جوکہ اہلسنت و جماعت کا مخفف ہے [مسلمان کہلانے والے فرقوں سے اپنے آپکو ممتیز کرنے کے لیے]

مثال :- میرے ایک دوست نے سول انجینیرنگ کی اور پوچھنے پر اگر وہ یہی کہے کہ میں صرف انجینئر ہوں۔ استفسار کیا جائے کہ بھائ آپ کونسے انجینئر ہیں وہ کہے میں بس انجینئر ہوں۔ بندہ کہے گا بھائ انجینئرنگ کی کئ شاخیں ہیں آپ کس کیٹیگری کے انجینئر ہیں جواب میں وہ پھر یہی کہے جی میں انجینئر ہوں۔ تو کیا یہ معقول جواب ہو گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح چونکہ مسلمانوں میں کئ اقسام کے فرقے پیدا ہو گئے ہیں تو ان میں سے کسی ایک فرقے / جماعت کے ساتھ خود کو منسلک کرنا ضروری ہو گا۔

نہ صرف معروف بلکہ امت محمدیہ کے تمام **فقہاء کرام، محدثین عظام اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم اسی مسلک اہلسنت و جماعت کے طریقہ پر قائم تھے۔**

چونکہ کچھ بھائیوں کو خود کو سنی کہنے میں جھجک، شرم محسوس ہوتی لہذا دلائل ملاحظہ ہوں

1۔ قرآن سے ثبوت:

القرآن – سورۃ نمبر 3 آل عمران آیت 106

يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۞

ترجمہ: جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے سو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ سو اب تم عذاب (کامزہ) چکھو اس سبب سے کہ تم کفر کرتے تھے۔

تفاسیر:

الف): حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر یوں بیان فرمائ کہ **قیامت کے دن اہلسنت کے چہرے سفید ہوں گے اور قیامت کے دن اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔** [در منثور /2/291/تفسیر القرطبی و تفسیر االمظہری ج 2]

ب): تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ **یوم القیامۃ حین تبیض وجوہ اھل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اھل البدعۃ والفرقۃ** (1/390)

ج): وَأخرج ابْن أبي حَاتِم وَأَبُو نصر فِي الْإِبَانَة والخطيب فِي تَارِيخه واللالكائي فِي السّنة عَن ابْن عَبَّاس فِي هَذِه الْآيَة قَالَ {تبيض وُجُوه وتسود وُجُوه} قَالَ تبيض وُجُوه أهل السّنة وَالْجَمَاعَة وتسود وُجُوه أهل الْبدع والضلالة وَأخرج الْخَطِيب فِي رُوَاة مَالك والديلمي عَن ابْن عمر عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فِي قَوْله تَعَالَى {يَوْم تبيض وُجُوه وتسود وُجُوه} قَالَ: تبيض وُجُوه أهل السّنة وتسود وُجُوه أهل الْبدع. وَأخرج أَبُو نصر السجْزِي فِي الْإِبَانَة عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَرَأَ {يَوْم تبيض وُجُوه وتسود وُجُوه} قَالَ: تبيض وُجُوه أهل الْجَمَاعَات وَالسّنة وتسود وُجُوه أهل الْبدع والأهواء ۔ (دیلمی مسند الفردوس:8986)(کنز العمال: 2637،چشتی)(تاریخ بغداد:3908،)(تفسیر مظہری 1/116،السنۃ :74)

ترجمہ : اور ابن ابی حاتم اور ابو نصر نے ابانہ میں اور خطیب نے اپنی تاریخ میں اور اللال کائی نے السنۃ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی اس آیت " یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ " (آل عمران:106) کے بارے میں ، فرمایا کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا **اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے** اور دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی یونہی تفسیر فرمائی اور ابو نصر سجزی نے أبانہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا **اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے** ۔ (الدر المنثور :2/63)

د): ابن تیمیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ؛ قال ابن عباس **تبیض وجوہ اھل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اھل البدعۃ والفرقۃ** ۔ (مجموع الفتاوٰی ، 3/278)

2۔ احادیث سے ثبوت :

اس حدیث کو امام ترمذی نے صحیح حسن کہا، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ---- **تحقیق بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جاے گی ، ملت واحدہ کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ، وہ ملت واحدہ کون ہوں گے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جس طریقے پر میں ہوں اور میرے اصحاب** ۔ (جامع ترمذی : 2461)(سنن ابن ماجہ : 3992 ، ابو داود:4597، مشکوۃ : 171)

تفاسیر:

الف): امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : **ما انا علیہ واصحابی کے مصداق یقینا اہل سنت و جماعت ہی ہیں** ۔ [مرقات شرح مشکوۃ جلد 1 ص 248]

ب): امام ابوالیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی مضمون لکھا صحابہ کرام کی عرض پر آپ ﷺ نے فرمایا **جنتی جماعت اہلسنت و جماعت ہے**۔

ج): شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اشعتہ اللمعات جلد 1 میں فرماتے ہیں بڑی جماعت کا دین اسلام ہے مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔

اخبار متواترہ سے معلوم ہوا اور احادیث نبوی و آثار صحابہ سے یقین ہوا کہ : صحابہ و تابعین و تبع تابعین جو سلف سا لحین ہیں، وہ اہلسنت و جماعت کے اسی اعتقاد اور اسی طریقہ پر رہے ہیں۔۔۔صحاح ستہ اور انکے علاوہ دوسری مشہور و معتمد کتب جن پر احکام اسلام کا مدار و منبی ہوا ان کے محدثین اور آئمہ فقہائے حنفی و مالکی و شافعی و حنبلی و دیگر علمائے کرام یہ سب کے سب مذہب اہل سنت و جماعت پر ہی قائم رہے ہیں۔ [اشعتہ اللمعات جلد اول باب الاعتصام]

3:- محمد بن عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے میری امت عنقریب 73 فرقوں میں بٹ جائے گی ان 73 میں سے 1 نجات والا ہے باقی سب ہلاک ہونے والے ہیں۔ پوچھا گیا وہ ناجیہ کونسی جماعت ہے فرمایا وہ اہلسنت و جماعت ہیں پھر پوچھا گیا سنت اور جماعت کیا ہوتی ہے فرمایا آج میں جس رستے پر موجود ہوں اور میرے صحابہ جس رستے پر موجود ہیں (کل انکو اہلسنت کہا جائے گا) [الملل والنحل 18/1]

ب): امام نصر بن محمد سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب تنبیہ الغافلین ص 319 پر یہی حدیث نقل فرمائی جس میں حضور اقدس ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے اہلسنت والجماعت کا نام لیا۔

ج): امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ------ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا گروہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ اہلسنت و جماعت ہے۔ [احیاء العلوم جلد 3 ص 244]

4۔ قال: سمعت انس بن مالك , يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم , يقول:" إن امتي لن تجتمع على ضلالة , فإذا رايتم اختلافا فعليكم بالسواد الاعظم".

ترجمہ؛ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہو گی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو“[سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3950] [الطبرانی کبیر جلد 8 حدیث نمبر 7659، مجمع الزوائد ج1]

تفاسیر؛

الف):- امام ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سواد اعظم سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہلسنت ہیں اگرچہ وہ تعداد میں ایک ہی ہو اس بات کو (اچھی طرح) جان لو۔ [المیزان الکبری جلد 1]

ب):- شیخ سعد الدین تفتازانی رحمتہ اللہ علیہ (جنکی کتب ہر مکتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں) فرماتے ہیں **سواد اعظم اور مطلق امت سے مراد اہلسنت و جماعت ہیںاور اہلسنت وہی لوگ ہیں جنکا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے طریقہ کے مطابق ہے۔** [التوضیح والتلویح]

ج):- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرو جب ان **مذاہب اربعہ** (حنفی، شافعی۔ مالکی۔ حنبلی) تمام مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں تو اب ان چاروں مذاہب **کی پیروی سواد اعظم کی پیروی ہے اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے۔** [عقد الجید]

5۔ جلیل القدر تابعی امام ابوبکر بن سیرین رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کیا **پہلے زمانے میں (محدثین) اسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے لیکن جب فتنہ برپا ہو گیا تو (محدثین) کہتے حدیث بیان کرنے والے آدمیوں کے نام لو! تو اہلسنت کی (روایت کردہ) احادیث کو قبول کر لیا جاتا اور اہل بدعت کی روایات کو رد کر دیتے۔** [مسلم شریف جلد 1، ترمذی شریف جلد 2]

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اور اہلسنت و جماعت:

6۔ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ غنیتہ الطالبین ص121 میں ہے : **فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ مومن کے لیئے لازم ہے سنت اور جماعت کی اتباع کرے۔**

اسی کتاب میں جگہ بہ جگہ عقائد کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کرتے ہیں **اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے، اہلسنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس مسئلہ پر اہل سنت کا اجماع ہے، اہل سنت متفق ہیں۔**

ایک اور جگہ لکھتے ہیں **طریقت کی ابتدا کرنے والے پرعقیدہ کو درست کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔ وہ نیک بزرگوں کے عقیدہ و مسلک اہلسنت کے مطابق عقیدہ بنائے** (کیونکہ اہلسنت) **قدیم ہیں** (اور یہ) **انبیاء کرام، مرسلین عظام، تابعین، اولیاء اور سچے لوگوں کے طریقہ پر ہیں۔** [الغنیہ حصہ 2، 163]

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ اور اہلسنت و جماعت

7۔ کشف المحجوب میں ایمان کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے **ایمان تصدیق قلبی کا نام ہوتا ہے زبان سے تو اقرار کیا جاتا ہے-----** آگے چل کے فرماتے ہیں یہ **سارے اہلسنت و جماعت کا اتفاقی عقیدہ ہے۔** [کشف المحجوب 313]

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں **آپ اماموں کے امام اور اہلسنت کے پیشوا ہیں۔**

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت و جماعت:

8۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے عقائد کو صحیح کرنا چاہیے اہلسنت و جماعت کی شروحات کے مطابق، کیونکہ یہ نجات پانے والا گروہ ہے۔ پھر اعمال شرعیہ عملیہ کو اپنانا چاہیے اسی گروہ کے آئمہ مجتہدین کی تصریحات کے مطابق اور تیسرے نمبر پر قلبی تزکیہ و تصفیہ کرنا چاہیے اسی گروہ کے صوفیا کی تعلیمات کے مطابق [دفتر اول مکتوب 71]

نجات کا راستہ اقوال و افعال اور اصول و فروع میں اہلسنت و جماعت (اللہ انہیں زیادہ کرے) کی پیروی میں ہے کیونکہ یہی نجات پانے والا گروہ ہے۔ اسکے علاوہ تمام فرقے مقام زوال اور ہلاکت کے دھانے پر کھڑے ہیں آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے کل (قیامت) ہر کوئی اس سے آگاہ ہو جائے گا (لیکن کل کا جاننا) فائدہ نہ دے گا۔ [دفتر اول مکتوب 69]

اکابرین اہلسنت کی مخالفت بدعقیدگی بھی ہے اور زہر قاتل بھی جوکہ ابدی موت اور دائمی عذاب کا موجب ہے۔ [دفتر دوم مکتوب 67]

نجات پانے والی جماعت، اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اگر ان سے بال برابر بھی مخالفت کی تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔ [دفتر اول مکتوب 59]

عقلمندوں پر اولین فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت و جماعت کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ یہ ناجی گروہ ہے۔ [دفتر اول مکتوب]
شیخ اپنے مریدوں کو نجات پانے والی جماعت "اہلسنت و جماعت" کی تعلیمات کے مطابق عقائد درست کرنے کی نصیحت بھی کرے اور فقہ کے ضروری احکام سیکھنے کا حکم دے۔ [مبداء و معادومنہانمبر10]

اے اللہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھنا اور اہلسنت و جماعت کے گروہ میں وفات دینا اور (بروز حشر) انہی کے ساتھ اٹھانا۔ [دفتر دوم مکتوب 67]

حق اہلسنت کے ساتھ ہے اس کے علاوہ زندیقہ اور الحاد ہے اسکو حق کے ساتھ ہرگز تعبیر نہیں کیا جا سکتا [مکتوبات شریف جلد 1 جز 2]
قرآن و سنت سے اگر سچا عقیدہ سمجھنا ہے تو اسے اہلسنت کہا جائے گا۔ (جلد 1 جز 5 ص 47)

9۔ **حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت و جماعت:** یعنی تو جان لے! اس چیز کو جو تمام مخلوق کی غذا ہے اور وہ اہلسنت کے عقائد ہیں ہم انہیں بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص ان عقائد کو دل میں جما سکے۔ [کیمیائے سعادت ص 85]

10۔ نسیم الریاض شرح شفا شریف میں **شہاب الدین خفاجی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان فرقوں میں سے نجات والی ایک ہی جماعت ہے اور وہ اہلسنت وجماعت ہے۔

11۔ **علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں اے گروہ مسلمین تم پر فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی پیروی لازم ہے۔ [حاشیہ الدرمختار کتاب الذبائح جلد 4]

12۔ **حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ** جو کہ بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ انکا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ احرار کہا کرتے تھے کہ اگر لوگ میری ساری کرامتیں بیان کریں اور میرے بڑے بڑے فضائل بیان کریں مگر مجھے سنی نہ کہیں تو میں کہوں گا کہ انھوں نے میری خرابی بیان کی خوبی بیان نہیں کی۔ [مکتوبات شریف مکتوب نمبر 193 ص 107]

13۔ **حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں یہ امت کئی گروہوں میں بٹ گئی ہے سارے گمراہ ہیں سوائے ایک کے، اور وہ اہلسنت وجماعت ہیں، جوکہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے وابستہ ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر جلد 3 ص 433]

14۔ **حضرت امام ثوری رحمتہ اللہ علیہ** کی وصیت تو صرف اس آدمی کے پیچھے نماز پڑھ جس پر تجھے وثوق ہو اور تو جانتا ہو کہ اسکا تعلق اہل سنت کے ساتھ ہے۔ [فن رجال کے سب سے بڑے امام، امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب تذکرہ الحفاظ جلد 1 ص 207]

15۔ **علامہ خفاجی رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں نجات پانے والی صرف ایک جماعت ہے، اہلسنت و جماعت [نسیم الریاض جلد 3 ص 154]

16۔ **علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ** لکھتے ہیں نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ [مرقات شرح مشکوۃ جلد 1]

17۔ **حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں اہل حق اہل سنت و جماعت ہیں۔۔۔"بندہ ضعیف عبدالعزیز عفی عنہ کہتا ہے کہ فقیر کا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ [فتاوی عزیزیہ ص 230]

18۔ **علامہ پرہاری رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں ہمارا مذہب اہلسنت و جماعت کے مذہب کے مطابق ہے۔

19۔ **امام ابن شہاب زہری رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں موجود لوگ اہلسنت تھے [منتخب کنزالاعمال بر حاشیہ مسند احمد]

20۔ صاحب نبراس **علامہ شیخ عبدالعزیز پرہاری رحمتہ اللہ علیہ** لکھتے ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ (تابعی) اہلسنت کے اکابرین سے ہیں۔

ایک اور جگہ صاحب نبراس لکھتے ہیں امام ابوالحسن اشعری اکثر متکلمین اہل سنت کے سردار اور استاذ ہیں۔

21۔ **امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ** اپنے مکتوب دفتر دوم میں لکھتے ہیں **حضرت شیخ ابوالحسن اشعری** (جوکہ صحابی رسول حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں) **اہلسنت کے پیشوا ہیں۔**

22۔ ابن تیمیہ اپنی کتاب الفرقتہ الناجیہ میں لکھتا ہے **خالص اسلام کو اپنانے والے ہر ملاوٹ سے دور اہلسنت و جماعت ہیں ۔**

ابن تیمیہ منہاج السنتہ جلد اول ص 254 پر لکھتے ہیں **اہلسنت و جماعت قدیم و معروف مذہب ہے یہ مذہب امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اور یہ مذہب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے انہوں نے یہ مذہب اپنے نبی ﷺ سے حاصل کیا تھا۔ جو شخص اس کے خلاف چلے گا وہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک بدعتی قرار پائے گا۔**

نجات پانے والا فرقہ اہلسنت والجماعت۔۔۔۔۔ جو قیامت تک غالب رہیں گے۔ [عقیدہ واسطیہ مترجم ص6]

حاصل کلام:

یہ مسلک کوئی عامتہ الناس کی اختراع و ایجاد نہیں بلکہ رحمت دوعالم ﷺ کا عطا فرمودہ پسندیدہ ہے۔ آج تک جتنے بھی علماء و مشائخ و آئمہ و مجتہدین و فقہائے کرام رحمھم السلام تشریف لائے سب نے **اہل سنت و جماعت** کا لقب خود کے لیے پسند فرمایا بلکہ استعمال کرنے کی ترغیب بھی دی۔